۱۱۲۵
۳۲/۵/۱

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۳/۱۳۵۱

"مسئلہ زیورات کے زکوٰۃ کا"

بخدمت جناب مفتی تقی عثمانی صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرا مسئلہ زیورات پر زکوٰۃ کے بارے میں ہے جسمیں ہمارے گاؤں کے ہزاروں لوگ مبتلا ہے۔ آج سے تقریباً 25 سال پہلے جو بھی شادی کرتا تو وہ 7 تولے سے کم زیور بناتا کیونکہ اس وقت کے علماء نے انہیں بتایا تھا کہ جب تک سونا 7 تولے اور چاندی 52½ نہ ہو تب تک زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ اس پے ہمارے گاؤں والے 7 تولے سے کم سونے کا زکوٰۃ نہیں دیتے۔

1986 میں میرے والد صاحب کی شادی ہوئی جسمیں 5 تولے سونا تیار ہوا یہ سونا میری والدہ کی حق مہر نہیں ہے۔ 1998 میں میرے والد صاحب کا انتقال ہوا اور وہ سونا ابھی تک میری والدہ کے پاس ہے۔

اب کچھ علماء کہتے ہے کہ سونے کی کم سے کم وہ مقدار جسکی قیمت 52½ تولے چاندی کے برابر ہو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اس حساب سے سونے کی ایک تولے کی قیمت چاندی کے 52½ سے تجاوز کرتا ہے۔ اس حساب سے ایک تولے سونے پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اور کچھ علماء کہتے ہے کہ جب تک سونا 7 تولے کے برابر نہ ہو اور چاندی 52½ تولے کے برابر نہ ہو، تب تک کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔

Scanned by CamScanner

اب سوال یہ ہے کہ

① سونے کی کم سے کم وہ کتنی مقدار ہے جس پر زکوۃ فرض ہوتی ہے۔ ہمارے پاس 5 تولے سونا ہے جو کہ میری ماں کا حق مہر ہیں۔

② اگر بالفرض زکوۃ فرض ہے تو 2011 —— 1986ء کا تقریباً پچیس سال بنتا ہے، اس کی زکوۃ کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی۔ حالانکہ سونے کی قیمت ہر مہینے بدلتی رہتی ہے۔

③ اگر فرض کر دیں مارکیٹ میں سونے کی قیمت 45,000 روپے ہے، تو گھر میں پڑے تیار زیور کو لوگ 38 ہزار یا 40 ہزار پر خریدنے کیلئے تیار ہوتے ہیں تو ابھی گھر میں موجود جو سونا ہے تو اس کی قیمت مارکیٹ والی لگانی پڑے گی یا جس قیمت پر لوگ خریدنے کیلئے تیار ہیں وہی لگانی پڑے گی

برائے مہربانی مندرجہ بالا سوالات کا تسلی بخش جواب بھیج کر جامعہ کا مہر لگا دے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے

حافظ محمد یونس
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی
خیبر پختونخوا پشاور
انجینئرنگ ٹریبل ہاسٹل، کمرہ نمبر 167

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱،۲............واضح رہے کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا اُس وقت ہے جب کہ صرف سونا ہو اور اس کے ساتھ دیگر اموالِ زکوۃ یعنی چاندی یا نقدرقم یا مالِ تجارت نہ ہو، اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی اس وقت ہے جب کہ اس کیساتھ دیگر اموالِ زکوۃ یعنی سونا یا نقدرقم یا مالِ تجارت نہ ہو، لیکن اگر کسی کی ملکیت میں نصاب سے کم سونا یا چاندی ہو اور اس کے ساتھ نقدرقم یا مالِ تجارت بھی ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہونے میں میں درج ذیل تفصیل ہے:

اگر اُس کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سے کم سونا ہو اور اس کے ساتھ سال کے شروع اور آخر میں نقدرقم یا مالِ تجارت یا چاندی نہ ہو بلکہ درمیان سال میں آنے کے ساتھ خرچ ہی ہوتی رہے تو پھر اُس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، لیکن اگر سال کے دونوں طرفوں یعنی مُدّتِ نصاب کے شروع اور آخر میں سونے کے ساتھ (خواہ ایک تولہ سونا ہو) چاندی یا نقدی یا مالِ تجارت موجود ہو اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر یا زائد ہو تو پھر اُس پر زکوۃ فرض ہوگی۔

زکوۃ فرض ہونے کی صورت میں گزشتہ سالوں کی زکوۃ ادا کرنا بھی واجب ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ سونے کی جنس سے زکوٰۃ ادا کی جائے، اس صورت میں وزن کے اعتبار سے اس سونے کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) زکوٰۃ میں دینا ہوگا، اور یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ کسی اور جنس مثلاً رقم کے ذریعے زکوٰۃ ادا کی جائے، وہ اس طرح کہ سونے کے موجودہ ریٹ کے مطابق زیورات کی جو رقم بنے گی اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دے دیا جائے۔

مذکورہ تفصیل سے ایک سال کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ واضح ہوگیا، گزشتہ کئی سالوں کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ گزشتہ سالوں میں سے پہلے سال کی زکوٰۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے ادا کی جائے، پھر دوسرے سال کے لئے اس میں سے پہلے سال کی زکوٰۃ کی مقدار منہا کر کے باقی ماندہ کا ڈھائی فیصد ادا کیا جائے، اس طریقے سے بقیہ تمام سالوں کی زکوٰۃ کا حساب کرلیا جائے۔ البتہ اگر اس طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے کرتے کسی مرحلہ پر نصابِ زکوٰۃ سے کم مال رہ جائے تو بقیہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ (ماخذہ: تبویب: ۱۹/۱۱۰۰)

مذکورہ تفصیل کے بعد واضح رہے کہ اگر یہ سونا آپ کے والد کی ملکیت تھا اور دیگر اموالِ زکوۃ سے مل کر نصاب مکمل تھا تو انکے انتقال سے پہلے گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ان کے ذمہ واجب تھی، لیکن اب جبکہ اُن کا انتقال ہو چکا ہے اور اُنہوں نے پچھلے سالوں کی زکوۃ ادا کرنیکی وصیّت نہیں کی تو ورثاء پر زکوۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے، اب اگر اُن کا زکوۃ ادا نہ کرنا کچھ علماء کے فتوی کی بناء پر تھا تو وہ گنہگار نہیں ہوئے، لیکن اگر انہوں نے لاعلمی کی وجہ سے اسکی زکوۃ ادا نہیں کی تو اس کی وجہ سے وہ گنہگار ہوئے ہیں، اب اگر عاقل بالغ ورثاء اپنی مرضی سے والد مرحوم کی زکوۃ ادا کرنا چاہیں اور اپنے اپنے حصے سے مرحوم کی زکوۃ ادا کردیں تو اُمید ہے کہ مرحوم اس فریضہ کی ادائیگی سے بری الذمہ ہوجائینگے، اور آپ لوگوں کو ثواب ملے گا۔

(جاری ہے۔)

Scanned by CamScanner

فی الدر:(۲/۳۰۲): وشرط کمال النصاب ولو سائمة فی طرفی الحول فی الابتداء للانعقاد وفی الانتهاء للوجوب فلا یضر نقصانه بینهما فلو هلك كله بطل الحو ل۔

فی الهندية:(۵/۲۹۲):ولـو كـان لـه مـائتـا درهـم فحال علیها الحول فزكی خمسة دراهـم ثـم حـضـر أيـام النحر وماله مائة وخمسة وتسعون لا رواية فيه ذكر الزعفرانی أنه تـجب عليه الأضحية لأنه انتقص بالصرف إلى جهة هی قربة فيجعل قائما تقديرا حتى لو صرف خمسة منها إلى النفقة لا تجب۔

۳.......... زکوۃ کی ادائیگی میں مارکیٹ ریٹ کے اعتبار سے قیمت فروخت کا اعتبار ہے، لہٰذا گھر میں رکھا ہوا زیور سُنار جس قیمت پر خریدے اُس کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہ اعلم

محمد طاہر غفرلہٗ

محمد طاہر غفرلہٗ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳ جمادالاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۱۷ اپریل ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

۱۳/۵/۱۴۳۲ھ

نائب مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۸۳/۱۳۵۱

Scanned by CamScanner